قرآنی نسخۂ اصلاح

الحاج مولنا ابوالخیر محمد خیراللہ صاحب خیر سنوسی القادری (ورنگل)

دنیا جانتی ہے کہ اسلام سے پہلے شراب عرب کی گھٹی میں پڑی ہوی اور اپنے چاہنے والوں کا عیب نہیں ہنر بنی ہوی تھی۔ چھوٹے نہیں بڑے، ادنی نہیں اعلی طبقہ کے لوگ علانیہ خم کے خم لنڈھاتے اور داد امتیاز حاصل کرتے تھے۔ جس طرح اور دوسرے امور میں احکام اسلام تدریج نازل ہوتے رہے ہیں۔ اس خصوص میں بھی ایک تدریجی تعلیم کا مرقع اسلام نے اپنے فرزندوں کے روبرو پیش فرمایا۔

شراب میں جہاں شدت کی خرابیاں ہیں وہاں خوش وقتی اور سرور خاطر اور ہیجان جذبات بھی ہے۔ جب اس کی حقیقت کی نسبت سوال کیا گیا تو صاف صاف تبلادیا گیا کہ بے شک اس میں کچھ تھوڑا سا نفع بھی ہے۔ مگر اس سے جو نقصان مترتب ہوتا ہے وہ اس نفع سے کہیں زیادہ ہے۔ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا۔ اسی نقصان کثیر و عصیان کبیر کی وجہ سے یہ چیز شدید گناہ میں داخل ہے۔

اس علت ترک و اجتناب کو واضح کرنے کے بعد نماز "جو ایک مسلمان کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ اہم ضروری اور پیاری چیز ہے (گو ہماری کج فہمی اور بدنصیبی سے وہ اس زمانہ میں ایسی نہ رہی ہو)۔ اس سے نشیات کا معارضہ اور مقابلہ کرایا گیا اور ارشاد ہوا۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى یعنی جب تم نشہ میں رہو تو نماز کے پاس بھی نہ پھٹکنا۔ اب مسلمانوں کے لئے یہ ایک مذہبی امتحان درپیش ہوگیا کہ انہیں انکا مذہب اور نماز پیاری ہے یا سکر و شراب۔ نماز جیسے دیدہ و دانستہ ترک کرکے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا اس سے شراب کے اس مقابلے اور معارضہ نے مسئلہ کی صورت کذائی میں ایک

خاص اہمیت پیدا کر دی۔ یعنی جو شراب کا استعمال کرے وہ مسجد میں نہ آنے پائے جو مسلمان کا واحد دینی و روحانی کلب اور ایسا کلب ہے جو دن بھر میں پانچ دفعہ کھلتا اور معمور ہو جاتا ہے۔

یہ ایک ایسی صورت حال تھی جو ایک مسلمان کو علانیہ قوم اپنے گروہ اور اپنے جتھے سے ذات باہر کرنے والی ثابت ہوتی۔ اب جو شخص مسجد میں پی کر آتا اس کا آنا ممنوع اس پر آوازے کسے جاتے اور اس کے ساتھ شدت کا برتاؤ ہوتا اور جو نہ آتا وہ اس لطف اجتماعی اور سوسائٹی سے محروم پھر اس کی نسبت یہ بدگمانی پیدا ہوتی کہ وہ ضرور کہیں پیے پڑا ہوگا۔

پرہیزگاری کی تعلیم کو اس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ موثر پیرایہ میں اور دلنشین طریقہ پر اس درجہ تک پہنچانے کے بعد اب صاف الفاظ میں فرمان قضا توامان نازل ہوا "رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" یہ ایک ناپاک شیطانی کام ہے اس سے باہمی بغض و عناد جھگڑا و فساد ہونے کے علاوہ (کہ یہ ام الخبائث تمام برائیوں کی جڑ ہے) یہ چیز تم کو نماز اور یاد الٰہی سے بھی روکتی ہے۔ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ "پھر تم ہی کہو کہ ایک مسلم جس کی مایۂ ناز سوشل اجتماعی زندگی میں یہ اس قدر انقلاب پیدا کرنے والی ہو وہ اس سے پرہیز کرنے اور پرحذر رہنے پر مجبور ہوگا یا اس کے خانہ خراب شوق و ذوق کو جاری رہنے دیگا؟ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ؟ کیا تم اس سے باز نہیں آؤگے چونکہ جواب ظاہر اور بوجوہ بالا تم خود اس کے ترک و پرہیز پر مجبور ہو جاتے ہو لہذا تمہارے اس طرح قائل ہونے کے بعد فرمان ذیشان حضرت سبحان شرف صدور لاتا ہے "فَاجْتَنِبُوْهُ" آئندہ اس سے ہمیشہ کے لئے باز رہو۔ کہ اب یہ قطعاً حرام کر دی گئی۔۔ اس حکم قضا شیم کے نفاذ و اعلان کے بعد گھروں میں جو شراب رکھی ہوئی تھی اس کو فوراً موریوں سے نکل کر مدینہ کی گلیوں میں بہتے ہوئے دنیا نے دیکھ لیا۔

غور کرنے سے پہلے یہ صاف معلوم ہوگیا کہ قرآن حکیم نے نماز و شراب کو ضدین اور نقیضین قرار دیا ہے

یعنی جو شراب پیے وہ نماز نہ پڑھے اور جو نماز پڑھے وہ شراب پی نہیں سکتا۔ یا اور صاف الفاظ میں جو شراب پیے وہ مسلمانوں کی دینی اور روحانی تفریح گاہ (مساجد) کی حج وقتہ لطف اندوزی سے محروم، اسلام کی اجتماعی دلچسپیوں اور اس کے روحانی کلب کی مسرتوں سے بے نصیب رہے یعنی خدا کے گھر میں قدم بھی نہ رکھنے پائے۔ یا صاف صاف یہ کہ اسلامی برادری سے نکل کر ذات باہر ہو جائے۔ چونکہ یہ ام الخبائث تمام برائیوں کی جڑ ہے اس کے استیصال کے لئے نماز کو اس طرح پر اس کا مدمقابل ہی بنا کر نہیں کھڑا کیا گیا بلکہ نماز کو اس کے ترک و امتناع کا باعث بنا کر یہ ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ نماز اس کی ذمہ دار ہے کہ وہ ایک نمازی کو تمام بدکاریوں اور برائیوں سے روک رکھے۔

اس ساری روئداد کا حاصل کیا اس کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو شراب سے نماز اور صرف نماز ہی بچا سکتی ہے؟ واضح ہو گیا کہ جس طرح شراب ام الخبائث (برائیوں کی جڑ) ہے اسی طرح نماز بھی "ام الطیبات" (ساری نیکیوں کی منبع) ہے۔ اس کی پابندی ایک مسلمان کے لئے سعادتوں کے بے انتہا خزانے مہیا کر دیتی ہے۔ اسی بنا پر حضور صاحب شریعت علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا "اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ کُلِّ خَیْرٍ" نماز ہر نیکی کے خزانے کی کنجی ہے جو اس کا پابند ہو گا اس کے وجود سے جتنی برائیاں ہیں خارج اور جس قدر بھلائیاں ہیں داخل ہو جائیں گی۔ غرض یہی نماز ایک مسلم کی مصلح اور مفلح اور یہی اس کے واسطے ایک اخلاق آفریں نسخہ ہے جس کو اسلام نے تجویز فرمایا اور اسی بنا پر ارشاد ہوا۔ "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔"

تو کیا آج مسلمان اس نسخۂ کیمیا سے غافل ہو گئے؟ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مسلمانوں نے نماز کو کھو کر سب کچھ کھو دیا۔ اور ساری بُرائیوں کو اس کی بجائے سمیٹ لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ